باب۔ 19

عالم آخرت

Ultimate World

- **تمہید:**

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، **كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ**، یعنی روئے زمین پر جتنے ہیں فانی ہیں،(الرحمٰن:26)۔ فنا سے یہاں غالباً مراد اپنی موجودہ شکل سے نکل کر نئی شکل کا اختیار کرنا ہے۔ کیوں کہ کائنات پر نظر ڈالیں تو بہ ظاہر معلوم ایسا ہوتا ہے جیسے اس کی کئی چیزیں فنا ہو رہی ہیں لیکن مکمل طور سے غائب نہیں ہو جاتیں، بلکہ اپنی حالت تبدیل کر لیتی ہیں۔ اسی طرح انسان کا بھی حال ہے۔ اسے عالم شہادت میں کچھ وقت گذارنے کے بعد بہ ظاہر موت آتی ہے لیکن اصلاً اس کا انتقال عالم برزخ کی طرف ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی کوئی شئے ایسی تخلیق نہیں کی جو بالکل بے کار ہو یا مکمل ضائع ہو جائے۔ حرکت ہو یا سکون، نیکی ہو یا بدی، فعل ہو یا قول، کچھ ضائع نہیں ہوتا۔ عقل اس بات کو بھی قبول نہیں کرتی کہ انسان عمر بھر نیکی کرے اور آخر میں بھی تکلیف ہی دیکھے۔ اسی طرح یہ بھی ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ساری زندگی لوگوں پر ظلم ستم ڈھائے اور آخر میں اسے عیش و عشرت ہی مل جائے۔ نیک اور بد کیا دونوں برابر ہوسکتے ہیں؟ ہر گز نہیں۔ نیک کو جزا اور بد کو سزا ملنی چاہیے۔ چناں چہ ایک عالم ایسا ضرور ہو گا جس میں اس بات کا حساب کتاب ہو گا۔ اسلام کے مطابق یہ عالم، عالم آخرت یعنی Ultimate World ہے۔ یہاں پہنچ کر سب کو اپنا حساب دینا ہے اور اسی کے مطابق اپنے لیے مستقل قیام کی توقع رکھنا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، **يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ**، یعنی وہی جاندار کو بے جان میں سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار میں سے، اور زمین کو اس کی مُردنی کے بعد زندہ و شاداب کرتا ہے، اور اسی طرح تم بھی (مرنے کے بعد) زندہ کیے جاؤ گے، (الروم:19)۔ اور، **فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۔ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ**، یعنی جس نے ذرّہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لیے گا۔ اور جس نے ذرّہ برابر بھی بدی کی وہ اسے دیکھ لے گا، (الزلزلہ:7اور8)۔

- **قیامت:**

جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے صُور پھونکا جائے گا اور عالم شہادت کا اختتام عمل پذیر ہو گا اسے قیامت کہتے ہیں۔ **يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا**، یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم جماعت جماعت (دربار الٰہی میں جواب دہی کے لیے) حاضر ہو گے، (النّبا :18)۔ عالم آخرت میں داخلے کا پہلا مرحلہ قیامت ہے۔ پہلے سب اللہ کے حضور جمع ہوں گے اور پھر سب کی جزا اور سزا کا تعین کیا جائے گا۔ اس دن کا مالک کُل اللہ ہو گا، **مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ**، (الفاتحہ:4)۔

قیامت کی علامات میں یہ ہے کہ سورج، قیامت کے قریب بالکل ٹھنڈا ہو جائے گا۔ وہ بے نور ہو جائے گا اور اس کی کشش باقی نہیں رہے گی۔ اس کے سبب تمام نظامِ عالم درہم برہم ہو جائے گا۔ جب آفتاب کی یہ حالت ہو تو دوسرے ستاروں کا کیا حال ہو گا۔۔! جمادات، نباتات، حیوانات سب سے روحِ انسانی بے تعلق ہو جائے گی۔ زمیں جا بجا سے شق ہو جائے گی۔ اور اس میں سے لاوا نکلے گا جو ایک مشتعل حالت میں ہے۔ سمندر کا پانی خشک ہو جائے گا۔ بعض کہتے ہیں کوئی دمدار ستارہ زمین پر آ گرے گا اور اس کو پارہ پارہ کر دے گا۔ زمیں پھٹے گی اور قیامت آ جائے گی۔

آثار و اسباب سے متعلق قرآن کہتا ہے:

يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا، جس دن آسمان خوب تھرتھرائے گا، ابر لہرائے گا۔ **وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا**، اور پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں گے، اُڑے اُڑے پھریں گے، (الطور:9، 10)۔

وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا، اور آسمان کھل جائے گا، پھٹ جائے گا اور اس میں دروازے پڑ جائیں گے۔ **وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا**، اور پہاڑ اُڑا دیے جائیں گے، پھر سراب بن جائیں گے، (النبا:19 اور 20)۔

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، جب آفتاب کے نور کی چادر لپیٹ دی جائے گی، **وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ**، اور جب ستارے تاریک ہو جائیں گے۔ **وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ**، اور جب کہ پہاڑ اُڑتے پھریں گے۔ **وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ**، اور جب گابھن اونٹنیوں کو پوچھنے والا نہ رہے گا۔ **وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ**، اور جب وحشی جانور بھی اکھٹے ہو جائیں گے۔ **وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ**، اور جب سمندر مشتعل کر دیئے جائیں گے۔ **وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ**، اور جب تمام لوگ اکھٹے اور جمع کر دیئے جائیں گے، (التکویر :1 تا 7)۔

اور **اذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا**، جب ساری زمین کو زلزلہ ہو گا۔ **وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا**، اور زمین اپنے مُردے خارج کرے گی۔ **وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا**، اور جب ہر شخص کہہ اُٹھے گا کہ زمین کو یہ کیا ہو گیا؟ **يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا**، اس دن زمین اپنی ساری سرگذشت بیان کر دے گی (الزلزال :1 تا 4)۔۔ وغیرہ وغیرہ۔

- **عالم آخرت:**

یوں ایک روز تمام ارواح کا سفر، عالمِ مثال، عالم شہادت اور عالم برزخ سے ہوتا ہوا عالمِ آخرت کی منزل پر ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد روزِ حساب میں کیے گئے فیصلے کے مطابق ان ارواح کے لیے عالم آخرت میں مستقل قیام مہیا ہو گا۔

عالم آخرت، دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک جنت اور دوسرے جہنم، جسے دوزخ بھی کہتے ہیں۔

جنت نیکوں کے لیے ہے۔ **اَلَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَـٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ**، یعنی اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے تو وہی لوگ جنتی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، (البقرۃ:82)۔ **وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ**، یعنی اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف تیزی سے بڑھو جس کی وسعت میں تمام آسمان اور زمین آجاتے ہیں، جو پرہیز گاروں کے لیے تیار کی گئی ہے، (آل عمران:133)۔

اور جہنم، بدلوگوں کا ٹھکانہ ہو گا۔ **مَن يُحَادِدِ اللَّـهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا**، یعنی جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے، تو اس کے لیے جہنم کی آگ مقرر ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہنے والا ہے، (التوبۃ:63)۔ **قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ**، (اے پیغمبر!) کافروں کو بتادیں کہ تم عنقریب مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے، اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے، (آل عمران:12)۔

واضح ہو کہ آدمی تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جن کا عقیدہ بھی اچھا ہے اور عمل بھی اچھا، وہ شروع سے آخر تک جنت میں رہیں گے۔۔۔ دوسرے وہ جن کا عقیدہ تو اچھا ہے مگر اعمال اچھے نہیں، وہ کچھ عرصہ دوزخ میں رہ کر جنت میں جائیں گے۔۔۔ اور تیسرے وہ لوگ جن کا عقیدہ بھی خراب ہے اور عمل بھی خراب، وہ شروع سے آخر تک دوزخ میں رہیں گے۔

ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا آخرت میں تن کو عذاب ہو گا یا روح کو؟ اس کا جواب یہ ہے کہ تن تو غریب بے ادراک یعنی Without Perception کے ہے۔ اس کو کیا تکلیف ہو گی! دراصل تن کے توسط سے روح کو تکلیف ہوتی ہے۔ آخرت میں قدیم تن تو رہتا نہیں، لہٰذا وہاں پر آخرت ہی کے تن کے توسط سے روح کو عذاب ہو گا۔ اسی طرح ثواب کی بھی کیفیت ہے۔ چناں چہ انسان کو دنیا میں گذاری ہوئی پوری زندگی کے مطابق ہی آخرت کی زندگی ملے گی۔

- جنت و دوزخ

جنت کس طرح کی ہو گی یا جہنم کیسی ہو گی ؟ اس بات کی تفصیل کا جاننا ممکن نہیں۔ صرف قیاس ہی کیا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ ایک عالم کو دوسرے عالم پر قیاس کرنا " قیاس مع الفارق " ہے یعنی کسی چیز کا ایسی چیز پر تصور کرنا ہے جو اس سے بالکل مختلف ہو اور اس میں کوئی یکسانیت نہ ہو۔ وہ عالم تو مَا لاَ عَیْنٌ رَاءیتُ وَلاَ اُذُنٌ سَمِعْتُ وَمَاخطَرَعَلٰی قَلْبٍ بَشرٍ کا ہے ، یعنی جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کان نے سنا، اور نہ ہی کسی آدمی کے دل پر اس کا خطرہ گذرا ، کا ہے۔ البتہ ایک حقیقت ہے کہ جس کا ہر عالم کے لحاظ سے ظہور ہو رہا ہے۔ اچھوں سے اچھا کردار۔ بُروں سے بُرے افعال۔۔۔ جب آدمی دوسرے عالم میں منتقل ہو گا تو وہی اعمال و افعال اس عالم کے مناسبِ حال صورت لیں گے۔ سورۃ البقرہ کی آیت 25 میں وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ہے یعنی اس کے افعال کے مشابہ جزا و سزا دی جائے گی۔

ایمان لانے والوں میں سے صرف اچھے لوگوں کی چار اقسام بیان کی جاتی ہیں۔

(1) عابد و زاہد (2) عاشق (3) عارف (4) انسانِ کامل یعنی 'عبداللہ'۔ اور یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ ان میں سے بھی ہر ایک کی جنت جدا ہو گی۔

جنت اور جہنم کے بارے میں قرآن سے کچھ مناظر ہمارے سامنے آتے ہیں۔ جیسے:

قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّـهِ وَاللَّـهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ،یعنی تم کہہ دو، کیا میں تم کو ان سب سے بہتر بات بتا دوں۔ متقیوں کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان (باغوں) میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے لیے صاف ستھری بیویاں ہیں اور اللہ کی رضا مندی ہے۔ اور اللہ اپنے تمام بندوں کو دیکھتا ہے ،(آل عمران: 15)۔

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۔ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ۔ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ۔ لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا۔ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۔ جَزَاءً وِفَاقًا، یعنی بے شک جہنم تاک میں ہے۔ سرکشوں کو اس میں جانا ضرور ہے۔ (یہ سرکش لوگ) مدت ہائے دراز تک اس (دوزخ) میں رہیں گے۔ ان کو اس میں نہ تو سردی نصیب ہو گی نہ ہی پانی پینا۔ مگر گرم پانی اور (بدبودار) پیپ۔ جیسا کام ویسا ہی اس کا بدلہ ،(النبا: 21 تا 26)۔